— بہ جانب روح
— آرتھوڈوکس مسیحیت اور معاشرہ
— یسوع مسیح، چرچ اور دُنیا-ایک مسیحی کی زندگی کا تناظر

کتاب سفید کاغذ پر شائع ہوئی ہے اور کارڈبورڈ کی سادہ، مگر خوبصورت جلد سے مزین ہے۔

(ادارہ)

---

## بنیاد پرست کون؟

| | | |
|---|---|---|
| مؤلف | : | ظفر احمد |
| ناشر | : | البدر پبلی کیشنز، اردو بازار-لاہور |
| اشاعت | : | اگست ۱۹۹۰ء |
| صفحات | : | ۹۹ |
| قیمت | : | ۳۰ روپے |

"بنیاد پرستی" یا "فنڈامینٹلزم" کی اصطلاح مغرب کی پروٹسٹنٹ دینیات کے تناظر میں انیسویں صدی کے آخر میں سامنے آئی اور بیسویں صدی کے آغاز میں اس کا چلن عام ہوا۔ اسے غیر مسیحی مذاہب، اور بالخصوص اسلام، کے پیروکاروں پر منطبق کرنا اصولاً درست نہیں۔ غیر مسیحی مذاہب "اصلاح مذہب" اور "نشاۃ ثانیہ" کے نتیجے میں "دنیاویت پرستی" (secularization) کے اس عمل سے نہیں گزرے جس کا رد عمل The Fundamentals: A Testimony to The Truth (اشاعت: ۱۹۰۹ء) کی شکل میں سامنے آیا تھا۔ اس کتابچے میں کہا گیا تھا کہ مسیحی عقیدے کے پانچ مبادی ہیں جن کو مانے بغیر کوئی شخص مسیحی نہیں ہو سکتا۔ "کلام مقدس غلطیوں سے پاک ہے، یسوع مسیح کنواری کے بطن سے پیدا ہوا، یسوع مسیح کو انسان کے گناہوں کے لیے بطور کفارہ صلیب دی گئی، یسوع مسیح جسمانی طور پر اٹھائے گئے، اور وہ جسمانی طور پر دنیا میں واپس آئیں گے۔" ان ہی عقائد کو ماننے والے "بنیاد پرست" قرار دیے گئے۔

مغرب کے سیکولر-لبرل حکمرانوں نے "بنیاد پرستوں" کو علم و تجربہ کے مخالف کے طور پر پیش کیا، انہیں تنگ نظر قرار دیا اور دنیا میں جہاں کہیں بھی لوگوں نے احیاءِ دین کی بات کی، تہمت ان

پر ''بنیاد پرست'' ہونے کا لیبل چسپاں کر دیا گیا۔ عالمِ اسلام کے حوالے سے مذہبی مدارس کے فارغ التحصیل علماء ہوں یا اسلامی تحریکوں کے کارکن، اُن کے ایمان و عقیدہ میں کوئی فرق نہیں، مگر مدرسے کا فارغ التحصیل، اگر اپنی سرگرمیاں تبلیغ و تدریس تک محدود رکھے ہوئے ہے تو وہ ''روایت پسند'' مسلمان ہے، اور اگر وہی شخص ''اخوان المسلمون'' یا اس جیسی کسی دوسری تحریک میں شامل ہے تو وہ ''بنیاد پرست'' ہے۔ مزید براں مغربی ذرائع ابلاغ نے اپنے ملک کے ایک عام آدمی کو باور کرادیا ہے کہ ''بنیاد پرست'' کوئی مذہبی شخص نہیں، بلکہ ضدی، کم عقل، متشدد اور آمریت پسند ہے جو اپنے مقاصد کے لیے تشدّد اور دہشت گردی کا راستہ اختیار کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ اس پس منظر میں جب مغربی ذرائع ابلاغ کسی تنظیم یا فرد کو ''بنیاد پرست'' کہتے ہیں تو اُن کے سامعین و قارئین کے ذہن میں ''بنیاد پرستی'' کے وہ خصائص بھی اجاگر ہو جاتے ہیں جو پوری محنت کے ساتھ ذہنوں میں بٹھائے گئے ہیں۔

---

مذکورہ بالا پس منظر میں ''بنیاد پرستی'' اور ''بنیاد پرست'' کی اصطلاحات کا استعمال توجہ کا طالب ہے، تاہم تاریخی پس منظر سے عدمِ آگہی یا ''دلیل بازی'' کے طور پر ''بنیاد پرستی'' کی نئی نئی تعریفیں کی جا رہی ہیں۔ زیرِ نظر کتابچے کے مصنف جناب ظفر احمد کے الفاظ میں

> بنیاد پرست سے مراد ایسے افراد ہیں جو مذہب کی بنیادی تعلیمات کو مانتے ہوئے، اس پر عمل پیرا ہو جائیں، نیز ان کا مطمحِ نظر روحانی سکون کے ساتھ ساتھ اپنے مذہب کا دفاع اور دُنیاوی عروج بھی ہو، بنیاد پرست کہلاتے ہیں (ص ۸)۔

اور

> دُنیا کا ہر فرد کسی نہ کسی مذہب کے دائرے میں آتا ہے اور ''بنیاد پرست'' کی تعریف پر پورا اُترتا ہے۔ --- اس وقت دُنیا میں جتنے بھی مذاہب موجود ہیں، وہ سب کے سب ''بنیاد پرست'' ہیں، کیونکہ ہر مذہبی آدمی اپنے مذہب کی تعلیمات سے انکار نہیں کر سکتا (ص ۱۷)۔

''بنیاد پرست'' کی مذکورہ بالا تعریف متعین کرنے کے بعد جناب ظفر احمد مغرب کے سیکولر۔ لبرل حکمرانوں اور اہلِ قلم کے خلاف ردِ عمل کا شکار ہو گئے اور ''بنیاد پرست'' کی ''نئی تعریف'' یوں کی ہے :

> دُنیا کے مختلف مذاہب اور اقوام کے اندر ایسے پُر تشدّد افراد کے گروہ جو اپنے مذہب اور مفاد کی خاطر دہشت گردی، شدّت پسندی اور جنونی پن کی کارروائیوں میں

مصروف ہیں۔ حقوقِ انسانی کے تحفظ کا لبادہ اوڑھ کر مظلوم اور غیر مسلح انسانوں کی جان، مال اور عزت کو لوٹنا اُن کا خاص وصف ہے۔ عورتوں کی آزادی کے نام پر اُن کو نیم برہنہ کر کے اشتہاروں کی زینت بنانا، جنسی لذّت حاصل کرنا، شادی کو بے مقصد کہنا اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے اپنے جھوٹ کو سچ کا لبادہ اوڑھانے والے افراد بنیاد پرست کہلاتے ہیں (ص ۲۱، نیز ص ۹۱)۔"

جناب ظفر احمد نے مغربی دُنیا کی سیکولر-لبرل قیادت کی دو رُخی اور دہرے معیاروں پر گفتگو کی ہے، اور عالمِ اسلام کے بارے میں مغربی ممالک کی پالیسی پر شدید تنقید کی ہے۔ بوسنیا کے مسلمان جس مصیبت سے گزرے ہیں، اِس نے "انسانی حقوق" کے تحفظ کا دعویٰ کرنے والوں کو خود اُن کے اپنے گھر میں بے نقاب کر دیا، اور وہ افراد جن کے ضمیر میں "انصاف" کی کچھ بھی رمق تھی، اپنے حکمرانوں کے روّیے سے چیخ اُٹھے تھے۔ مغربی دُنیا جمہوریت اور جمہوری حقوق کا بہت واویلا کرتی ہے، مگر "الجزائر" کے سیاسی مسئلے کو جمہوری طور پر حل کرنے کے حق میں نہیں۔ جناب ظفر احمد نے مغربی بلاک کے روّیے کے ساتھ ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ہندوستان اور روس کے طرزِ عمل پر بھی گفتگو کی ہے۔

آج کی ظالم اور غیر منصف دُنیا میں عالمِ اسلام کے ساتھ طاقتوروں کی جانب سے جو سلوک کیا جا رہا ہے، زیرِ نظر کتابچہ اس پر ایک مسلمان کا احتجاج ہے، مگر اِس کی حیثیت "بلبلِ شوریدہ" کے "نالۂ خام" سے زیادہ نہیں۔

☆ جناب مصنف "علمِ سیاسیات" کی اصطلاحات صحیح تناظر میں استعمال نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر صفحات ۱۲-۱۳ پر بل کلنٹن کے حوالے سے "سیکولرزم" پر گفتگو دیکھیے۔

☆ جناب مصنف نے امریکی دانشور سیموئیل-پی-ہنٹنگٹن کو "انگریز" قرار دیا ہے۔

☆ کتابوں اور مقالات سے لیے گئے اقتباسات کا سرے سے کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔

☆ صفحہ ۴۳ پر لکھا گیا ہے: "ترکی نیٹو (یورپی برادری) کا اِس لیے ممبر نہیں بن سکا---" "نیٹو" اور "یورپی برادری" کو ایک ہی تنظیم خیال کیا گیا ہے۔ ترکی نیٹو (NATO) کا رکن ہے، البتہ اُسے یورپی برادری میں "مبصر" کا درجہ حاصل ہے۔

☆ کتابچے میں کتابت کی اغلاط افسوس ناک حد تک زیادہ ہیں، افراد اور جگہوں کے نام تک غلط لکھ دیے گئے ہیں۔ زبان و بیان بھی توجہ طلب ہے۔

البدر پبلی کیشنز- لاہور کے قائم کردہ بلند معیار کے پیشِ نظر ہم توقع کرتے ہیں کہ وہ اِس موضوع پر ایک زیادہ اچھی کتاب پیش کریں گے۔ (ادارہ)